Created By Syed Zulfiqar Ali

syed Ali

Digitally signed by syed Ali
DN: cn=syed Ali, c=PK, o=Sabeel-e-Sakina, ou=Sabeel-e-Sakina, email=zulfiqarrr@gmail.com
Date: 2008.03.14 00:01:07 +05'00'

بسمہ سبحانہ

تعارف

علامہ ابوجعفر محمد ابن جریر طبری ۸۳۹ء مطابق ۲۲۴ھ میں صوبہ طبرستان کے مقام آمل میں پیدا ہوئے اور بغداد میں ۹۲۲ء مطابق ۳۱۰ھ میں وفات پائی انکی کتاب تاریخ'' تاریخ الامم والملوک جو تاریخ طبری کے نام سے مشہور ومعروف ہے۔تاریخ طبری کو اسلامی تاریخ کے سلسلہ میں اُمہات الکتب کا درجہ حاصل ہے۔تاریخ ابن خلکان المعروف وفیات الاعیان وابناء الزمان تالیف احمد بن محمد بن ابراہیم بن خلکان البرمکی الاربلی الشافعی نے لکھا ہے کہ ابوجعفر محمد بن جریر بن یزید بن خالد، الطبری فنون کثیرہ میں امام تھے جن میں تفسیر، حدیث، فقہ اور تاریخ وغیرہ شامل ہیں اور متعدد فنون میں آپ کی خوبصورت تالیفات ہیں جو آپ کی وسعت علم اور غزارت فضل پر دلالت کرتی ہیں۔آپ مجتہد ائمہ میں سے تھے۔آپ اپنی روایت میں ثقہ تھے اور آپ کی تاریخ اصح اور بہت معتبر ہے۔تاریخ ابن خلکان حصہ چہارم صفحہ ۵۶۷ مطبع نفیس اکیڈمی کراچی۔

مولانا شبلی نعمانی اپنی کتاب سیرۃ النبی جلد اول ص ۱۹ میں لکھتے ہیں'' تاریخی سلسلہ میں سب سے جامع اور مفصل کتاب امام طبری کی تاریخ کبیر ہے، طبری اس درجہ کے شخص ہیں کہ تمام محدثین اُن کے فضل وکمال ثقہ اور وسعتِ علم کے معترف ہیں۔محدث ابن خزیمہ کا قول ہے کہ دنیا میں کسی کو ان سے بڑھ کر میں عالم نہیں جانتا۔تمام مستند اور مفصل تاریخیں مثلاً تاریخ کامل بن الاثیر، ابن خلدون، ابوالفداء وغیرہ انہی کی کتاب سے ماخوذ اور اسی کتاب کے مختصرات ہیں''۔

علامہ ذہبی لکھتے ہیں'' محمد بن جریر ایک لاثانی امام صاحب علم ہیں۔یہ ائمہ اسلام میں سے بڑے جید عالم ہیں جن کے قول کی اطاعت واجب ہے اور جن کی رائے پر عمل کیا جاسکتا ہے۔انکی تاریخ بے مثال ہے۔ابوبکر ابن بابویہ کہتا ہے کہ اماموں کے امام ابن خزیمہ کو کہتے سنا ہے وہ کہتے تھے میں صفحۂ زمین پر محمد ابن جریر طبری سے زیادہ علم والا ثقہ آدمی نہیں جانتا۔امام محمد بن سہل کہتے ہیں کہ میں نے محمد بن جریر طبری کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ جو یہ کہے ابوبکر اور عمر جائز امامان ہدایت نہیں ہیں اُنہیں فوراً قتل کرڈالو''۔تذکرۃ الحفاظ ذہبی المجلد الثانی ۲۵۱ تا ۲۵۳ مطبوعہ دائرۃ المعارف حیدرآباد دکن۔اسی طرح یاقوت حموی علامہ طبری کی عظمت وجلالت بیان کرنے کے بعد ان کی کتاب کی نسبت لکھتا ہے'' تاریخ طبری نہایت فضیلت وقدروالی ہے اور اس میں دین ودنیا کے علوم کثرت کے ساتھ جمع کئے گئے ہیں۔جب علامہ طبری اپنے وطن طبرستان واپس آئے تو وہاں رفض پھیل گیا تھا اور لوگوں میں اصحاب رسول کی سب وشتم جاری ہوگئی تھی، اسکے روکنے کے لئے انہوں نے حضرت ابوبکر اور عمر کے فضائل لکھے اور طبرستان چھوڑ دیا''۔

علامہ سیوطی ان کو (طبری) مجددین کہتے ہیں۔ علامہ یافعی نے بھی مرآۃ الجنان میں تاریخ طبری کو اصح التواریخ واثبتها لکھا ہے ملاحظہ ہو مرآۃ الجنان الجزء الثانی ص ۲۶۱۔

میں نے جو حوالے درج کئے ہیں وہ تاریخ الامم والملوک موسوم بہ تاریخ طبری طبع نفیس اکیڈمی کراچی جون ۱۹۸۷ء سے ہیں۔مومنین سے گذارش ہے کہ قبل اسکے کہ یہ کتابوں میں تحریف ہو آپ انہیں خرید کر اپنے پاس محفوظ کرلیں۔والسلام

میر مراد علی خان

بسمہ سبحانہ

۱ جناب امیرؑ کا ارشاد ''میں اللہ کا بندہ ہوں، اُس کے رسولؐ کا بھائی ہوں اور صدیق الاکبر ہوں۔ میرے بعد جو اس قسم کا ادعا کرے گا وہ جھوٹا اور مفتری ہوگا۔ میں نے دوسرے لوگوں سے سات سال قبل رسولؐ اللہ کے ساتھ نماز پڑھی ہے'' جلد اول ۸۲

۲ ابوبکر سے پہلے ایک جماعت اسلام لا چکی تھی۔ محمد بن سعد کہتا ہے کہ میں نے اپنے باپ سے کہا کیا تم میں سب سے پہلے ابوبکر اسلام لائے تھے؟ تو انہوں نے کہا نہیں ان سے (ابوبکر) قبل پچاس سے زیادہ اصحاب اسلام لا چکے تھے۔ جلد اول ص ۸۶

۳ دعوة ذوالعشیرة میں رسولؐ اللہ نے جناب امیر کی گردن تھام کر کہا یہ میرا بھائی ہے میرا وصی اور تم میں میرا خلیفہ ہے تم اسکی بات سنو اور جو کہے اُسے بجا لاؤ۔ اس پر لوگ ہنسے اور ابوطالبؑ سے کہا سنو تم کو حکم ہوا ہے کہ تم اپنے لڑکے کی اطاعت وفرماں برداری کرو۔ جلد اول ص ۸۹

۴ شب ہجرت جب رسولؐ اللہ اپنے گھر سے چلے تو رات کی تاریک میں ابوبکر کی چاپ کی آواز سُنی آپؐ نے سمجھا کہ کوی مشرک آرہا ہے اور ایک پتھر کی ٹھوکر سے آپؐ کا پیر زخمی ہوا جس سے بہت زیادہ خون بہنے لگا اور آپؐ نے رفتار تیز کردی۔ جب ابوبکر نے آواز دی تو آپؐ نے ابوبکر کو ساتھ لے لیا۔ جلد اول ص ۱۳۰

۵ عرب میں سنہ اور تاریخ کی ابتداء حضرت علیؑ کی رائے پر ہوئی۔ جلد اول ص ۱۴۰

۶ جنگ بدر میں مشرکین کا مطالبہ کہ ہم رتبہ لوگوں کو بھیجو۔ حمزہؑ نے شیبہ (جو ہندہ کا چچا اور معاویہ کا نانا سے) مقابلہ کیا اور جناب امیرؑ کا مقابلہ ولید بن عتبہ (معاویہ کا ماموں)۔ عتبہ کو (ہندہ کا باپ اور معاویہ کا نانا) حمزہ اور جناب امیر نے مل کر ختم کیا۔ جلد اول ص ۹۷

۷ عثمان بن عفان روز بدر مدینہ میں تھے۔ عذر زوجہ کی علالت تھی۔ جلد اول ص ۱۸۹

۸ سودہ زوجہ رسولؐ کا کلمہ خلاف اللہ و رسول۔ جلد اول ص ۱۹۰

۹ اُحد میں داد شجاعت جب جبریل نے دی تو رسولؐ اللہ نے فرمایا کیوں نہ ہو یہ مجھ سے ہے اور میں اس (علیؑ) سے ہوں تو جبریل نے کہا میں آپ دونوں میں تیسرا۔ نیز صحابہ نے یہ آواز سنی۔ لا سیف الا ذوالفقار - ولافتی الا علی ؑ - جلد اول ص ۲۳۴

۱۰ اُحد میں آپؐ کے صحابہ آپؐ کا ساتھ چھوڑ کر چلے گئے بعض مدینہ چلے آئے اور بعض پہاڑ پر چڑھ کر ایک چٹان پر جا بیٹھے۔ رسولؐ اللہ آواز دے رہے تھے اے اللہ کے بندو میرے پاس آؤ۔ تمام مسلمانوں میں خبر مشہور ہوگئی کہ آپ قتل کردئے گئے۔ اس پر جو چٹان پر بیٹھے تھے انہوں نے کہا

کاش ! کوئی شخص ایسا ہوتا جو ہماری طرف سے عبداللہ ابن ابی سے جا کر کہتا کہ وہ ہمارے لئے ابوسفیان سے امان لے آئے ۔اے دوستو! محمدؐ مارے گئے اب اپنے اپنے گھروں کو قبل اس کے کہ دشمن تم پر حملہ کر کے سب کو تہیہ تیغ کر ڈالے، واپس چلو‘۔ حصہ اول ۲۳۹

۱۱ آنخضرت کا گریہ کرنا اورافسوس کرنا کہ حمزہؓ پر رونے والا کوئی نہیں ہے۔جسکوسن کر عورتوں نے رسولؐ کے چچا پر نوحہ کیا۔
جلداول ص ۲۴۸

۱۲ رسولؐ اللہ نے جناب امیر سے فرمایا آج تم نے جنگ میں پورا حق ادا کیا اور تمہارے ساتھ سہل بن حنیف اور ابودجانہ نے بھی اپنا حق ادا کیا۔
جلداول ص ۲۴۸

۱۳ ابوجعفر کہتے ہیں اس روز یعنی اُحد میں جو صحابہ رسولؐ اللہ کو چھوڑ کر بھاگے تھے ان میں سے بعض تو کوہ اعوض کے ادھر مقام منقی جا پہنچے اور عثمان بن عفان، عقبہ بن عثمان، سعد بن عثمان دو انصاری یہ اُحد سے بھاگ کر کوہ جلعب جو مدینہ کے اطراف میں کوہ اعوض کے متصل واقع ہے چلے آئے۔ یہ لوگ تین دن کے بعد پھر رسولؐ اللہ کے واپس پلٹ آئے۔بعض راویوں نے بیان کیا ہے کہ رسولؐ اللہ نے اُن سے پوچھا تم کس ضرورت سے وہاں چلے گئے تھے؟۔جلداول ص ۲۴۱

۱۴ جب ابوسفیان نے جناب حمزہ کے لاش کی بے حرمتی کی تو کفار میں سے جلیس بن زیان نے پکار کر کہا دیکھتے ہو! یہ قریش کا سردار کیسا سلوک کر رہا جو ذبح کردہ جانور کے گوشت کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ابوسفیان نے کہا خاموش رہو اس بات کو کسی سے بیان نہ کرنا یہ مجھ سے لغزش ہوگئی۔(لاش کے ساتھ بے حرمتی کرنا کفار کو بھی گوارہ نہ تھا)۔جلداول ص ۲۴۳

۱۵ ارشاد رسولؐ اللہ کہ سلمانؓ ہمارے اہلبیت ہیں۔جلداول ص ۲۷۹

۱۶ جناب امیرؑ کا عمرو بن عبدود سے مقابلہ۔جلداول ص ۲۸۵

۱۷ عائشہ سے روایت ہے کہ روز خندق وہ ایک باغ میں گھس گئیں جہاں چند مسلمان بیٹھے تھے ان میں عمر ابن خطاب بھی تھے اور ایک شخص تھا جس نے کامل خود پہن رکھا تھا۔عمر ابن خطاب نے عائشہ سے کہا یہاں کیوں آئی ہو ممکن ہو یہاں سے بھاگنا پڑے اور عائشہ کو ملامت کرنے لگے۔وہ خود والا شخص جب اپنا چہرہ ظاہر کیا تو وہ طلحہ تھے اور انہوں نے عمر کو کہا بہت کہہ چکے فرار اور پسپائی کی بات۔جلداول ص ۲۸۷

۱۸ جنگ خندق میں آنخضرتؐ نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا کہ کون ہے جو کفار کے لشکر کی خبر لا کر دے میں عہد کرتا ہوں کہ جب وہ مرے گا تو جنت میں جائے گا اور میرا رفیق ہوگا۔کوئی نہیں اُٹھا۔تب رسولؐ اللہ نے حذیفہؓ کو بھیجا۔جلداول ص ۲۹۱

۲۷ صلح حدیبیہ کے بعد رسول ؐ اللہ نے اصحاب کو حکم دیا کہ اُٹھو اور قربانی کرو مگر کوئی شخص نہ اٹھا آپ نے تین مرتبہ یہی کہا مگر پھر بھی کوئی نہیں اُٹھا ۳۳۸۔

۲۸ عمر ابن خطاب نے دو بیویوں کو جو زمانہ شرک کی تھیں طلاق دیدی ان مطلقہ عورتوں میں سے ایک سے معاویہ بن ابی سفیان اور دوسری سے صفوان بن اُمیہ نے شادی کر لی۔ ۳۴۰

۲۹ رسول ؐ اللہ نے اپنا علم خیبر میں عمر ابن خطاب کو دیا عمر اور انکے ساتھی پسپا ہو کر واپس پلٹ آئے عمر کے ہمراہی اُن کو اور عمر اپنی فوج کو '' بزدل '' ٹھرانے لگے۔ اس پر رسول ؐ اللہ نے فرمایا کل علم اُسکو دوں گا جو اللہ اور رسول کو دوست رکھتا ہے۔ اور جو اللہ اور رسول ؐ کا محبوب ہے دوسرے دن ابوبکر اور عمر نے جھنڈا لینے کے لئے '' ہاتھ پھیلایا ''، مگر آپ ؐ نے علیؑ کو بلایا اور اپنا علم دیا۔ ۳۵۹

۳۰ خیبر اور علیؑ اور (ابوبکر اور عمر کا ناکام پلٹ آنا) ۔۳۶۰

۳۱ در خیبر اور علیؑ ۳۶۱

۳۲ فدک محض رسول اللہ کا خالصۃً ہوا اس لئے کہ اس پر مسلمانوں نے فوج کشی نہیں کی ۳۶۲

۳۳ رسول ؐ اللہ نے عمرو بن عاص کی مدد کے لئے مقام سلاسل کو دوسو مہاجرین اور انصار کی فوج روانہ کیا جس میں ابوبکر اور عمر تھے اور اس لشکر کی امارت ابوعبیدہ بن الجراح تھے۔ (ظاہر ہے خیبر کے بعد کون انکو سردار لشکر بنائے گا) ۳۷۶

۳۴ جب یہ لشکر مع ابوبکر اور عمر وہاں پہنچے تو عمرو بن العاص نے ان سب سے کہا میں تمہارا امیر ہوں اور تم میرے مددگار چنانچہ عمرو بن العاص نے نماز میں امامت کی (یہ غزوہ ذات السلاسل کہلاتا ہے) ۳۷۷

۳۵ ابوسفیان مدینہ آیا اور پہلے رسول ؐ اللہ سے اپنے معاملہ میں بات کی آنحضرت ؐ نے کچھ جواب نہ دیا پھر ابوبکر کے پاس گیا انہوں نے انکار کیا کہ وہ ابوسفیان اور رسول ؐ اللہ کے درمیان کچھ مصالحت نہیں کر سکتے پھر یہ عمر کے پاس انہوں نے بھی انکار کیا پھر یہ حضرت علیؑ کے پاس آیا جب وہ جناب فاطمہؑ اور انکے صاحبزادے حسنؑ کے ساتھ تھے۔ اور ابوسفیان نے یہ کہا '' اے محمد ﷺ کی بیٹی! کیا تم یہ نہیں کر سکتیں کہ اپنے اس بیٹے سے کہو کہ وہ مجھے اپنی پناہ میں دیں اور اس طرح وہ (حسنؑ) عرب کے سردار ہو جائے ''۔ (ابوسفیان کو یہ یقین تھا کہ نجات کا راستہ کون ہے) ۳۸۹

۳۶ ابوسفیان کو جناب امیر نے مشورہ دیا جس کی بنا پر اُس نے کہا '' میں ابوبکر سے ملا مجھے کوئی مفید مطلب حاصل نہیں ہوا، پھر میں عمر سے ملا اُن کو میں

نے سب سے زیادہ دشمن پایا، پھر علیؑ کے پاس گیا اِن کو میں سب سے زیادہ متواضع پایا'' ۳۸۹

۳۷ حاطب بن ابی متبعہ کا خفیہ خط کفار کو لکھنا اور جناب امیر کا مکالمہ اُس عورت سے جو خط چھپا کر لے جا رہی تھی۔ اور جب حاطب کو بلوایا گیا تو اُنہوں نے یہ عذر پیش کیا چونکہ میرے اہل وعیال کفاروں میں ہیں تو میں نے اُنکی حفاظت کی خاطر یہ کام کیا میرے ایمان میں کوئی تبدیلی نہیں۔ بس اس پر عمر نے نے کہا مجھے اجازت دیں میں اس کی گردن ماردوں۔ جس پر رسولؐ اللہ نے منع کیا۔ (جنگ میں تو کسی پر ہاتھ نہیں آٹھایا) ۳۹۰

۳۸ بنی حذیمہ کے قبول اسلام کے بعد اور ہتھیار ڈالدینے کے بعد خالد بن ولید نے بہت سوں کو قتل کیا۔ اور رسولؐ اللہ نے جناب امیر کے ذریعہ دیت دلوائی جب حضرت علیؑ واپس آئے تو رسولؐ اللہ نے خالد بن ولید پر تبرا کیا۔ ۴۰۶

۳۹ آنحضرتؐ کا خالد بن ولید کو ڈانٹنا اور کہنا کہ ''اگر احد کے پہاڑ کے برابر سونا راہ خدا میں خیرات کردیں تب بھی تم صحابہ کے برابری نہیں کرسکتے'' (کیا خالد کا شماری صحابہ رسولؐ میں نہیں تھا؟)۔ ۴۰۷

۴۰ حنین میں صحابہ بھاگے چلے جا رہے تھے اور رسولؐ اللہ آواز دے رہے تھے میرے پاس آؤ میرے پاس آؤ مگر اسکا بھی کچھ اثر نہیں ہوا عجب افراتفری تھے سب چلدئے آپ کے پاس مہاجرین اور انصار میں سے کچھ لوگ اور آپؐ کے اہلبیت ٹھیرے رہے۔ ۴۱۲

۴۱ آنحضرتؐ رجز پڑھ رہے تھے'' میں پیمبر حق ہوں اور عبدالمطلب کا بیٹا ہوں'' ۔۴۱۴

۴۲ انس سے روایت ہے کہ حنین میں رسولؐ اللہ اپنی سفید خچر دلدل پر سوار تھے جنگ کی شروع میں جب مسلمان بھاگ گئے آپؐ نے خچر سے کہا دلدل بیٹھ جاوہ بیٹھ گئی۔ (نہیں معلوم یہ روایت راوی نے کیوں بیان کی۔ کیا اس سے یہ مقصد تھا کہ بھاگنے والوں سے زیادہ جانور اچھا تھا جس نے رسولؐ اللہ کا حکم مانا؟) ۔۴۱۵

۴۳ جب حضرت ماریہؓ کو اللہ نے حضورؐ کی صلب سے بیٹا عطا کیا تو آپؐ کی دوسری بیویوں کو سخت حسد ہوا ۔۴۳۰

۴۴ حدیث منزلت ۔۴۳۸

۴۵ ابوذرؓ کو عثمان بن عفان نے جلاوطن کردیا تھا ۔۴۴۱

۴۶ تبوک سے واپسی کے وقت باوجود رسولؐ اللہ کے حکم کہ'' جو لوگ پہلے پہنچے ہو وہ وادی مشقق کے چشمہ کا پانی نہ لیں جب تک ہم وہاں نہ پہنچے''

باوجود اس حکم کے چند لوگ جو پہلے آ گئے تھے انہوں نے اس چشمہ میں جتنا پانی تھا اسے خرچ کر ڈالا۔ ۴۴۳

۴۷ مسجد ضرار ۔ ۴۴۴

۴۸ تبوک سے واپسی کے بعد جب رسولؐ اللہ مدینہ آ گئے منافقوں کی ایک جماعت آپؐ کو چھوڑ کر پہلے ہی سے واپس ہو چکی تھی اور خود مسلمانوں میں سے بعض لوگ بغیر کسی نفاق کے اسلام میں شک کر کے پیچھے رہ گئے تھے۔ ۴۴۴

۴۹ سورۂ برأۃ کا نزول اور ابوبکر کی معطلی اور ارشاد رسولؐ اللہ کہ ’’اس پیام کو صرف میں پہنچاؤں یا میرا اپنا کوئی‘‘۔ ۴۶۵

۵۰ ام کلثوم زوجہ عثمان بن عفان کا انتقال ۹ھ میں ہوا اور انکو طلحہ نے قبر میں اُتارا (شوہر کو کیا ہو گیا تھا؟ اسکے لئے بخاری دیکھئے) ۔ ۴۵۷

۵۱ یمن والوں کا جناب امیرؑ کے بارے میں رسولؐ اللہ سے شکایت کرنا اور آپؐ کا فرمانا ’’اے لوگو! تم مجھ سے علیؑ کی شکایت نہ کرو۔ بخدا وہ (یعنی علیؑ) بے شک اللہ کے لئے یا آپ نے فرمایا اللہ کی راہ میں بہت سخت ہیں‘‘ ۔ ۴۸۰

۵۲ عبداللہ ابن عمر ابن خطاب کی غلط بیانی رسولؐ اللہ کے تعداد عمرہ کے بارے میں اور عائشہ کی تردید۔ ۴۹۰

۵۳ عائشہ سے عقد اور یہ کہ ان سے عقد ہونے پر رسولؐ اللہ نے نہ قربانیاں کی اور نہ بکری ذبح کی گئی (عائشہ راوی)۔ ۴۹۳

۵۴ ابوبکر کا اصلی نام عتیق بن ابی قحافہ ہے اور ابو قحافہ کا اصلی نام کسی نے عثمان بتلایا ہے اور کسی نے عبدالرحمٰن ۴۹۴

۵۵ بیماری آنحضرتؐ ۵۱۶

۵۶ اصحاب اور رسولؐ اللہ کے ساتھ بے ادبانہ گفتگو۔ اور آپؐ کا ارشاد ’’ مجھے میرے حال پر چھوڑ دو جس حال میں میں ہوں، وہ اس سے بہتر ہے جس کی طرف تم مجھے بلاتے ہو‘‘ جب کاغذ قلم مانگا تو کہا معاذ اللہ ہذیان ہو گیا ۵۲۰

۵۷ عائشہ سے مروی ہے کہ آپؐ کی بیماری میں ہم نے آپؐ کو دوا پلائی آپ نے منع بھی کیا۔ جب آپ کو افاقہ ہوا تو آپؐ نے فرمایا سوائے عباس کے جو وہاں نہیں تھے تم سب کو دوا پلائی جائے۔ دوا پلانے کے مختلف روایتیں ہیں ۵۲۲

۵۸ وقت قبض روح آپؐ نے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر دعا فرمائی۔اللہ نے پیغمبر کی روح کو بغیر اسکے اختیار کے قبض نہیں کرتا ۵۲۳

۵۹ روز وفات رسولؐ اللہ کی صبح آپؐ مسجد تشریف لے آئے اور آپ چست و چاق تھے۔ ۵۲۵

۶۰ نماز پڑھانے کے مختلف روایتیں ۵۲۵

۶۱ تاریخ وفات میں اختلاف ۵۲۶

۶۲ ابوبکر وقت وفات رسولؐ اللہ مدینہ میں نہیں تھے وفات کے تین دن بعد آئے (ان تین دنوں نماز کس نے پڑھائی ؟) ۵۲۸

۶۳ عمر ابن خطاب ،جناب امیر کے گھر آئے اور یہ دھمکی دی کہ چل کر بیعت کرو ورنہ آگ لگا کر تم سب کو جلا دوں گا ۵۲۹

۶۴ عمر ابن خطاب کا یہ لوگوں سے کہنا کہ رسولؐ اللہ زندہ ہیں،نہیں مرے اور اگر کوئی آپؐ کی موت کی خبر بیان کرے گا تو ہاتھ اور پاؤں قطع کر دیں گے۔(یہ صرف اس لئے تھا کی ثقیفہ کی کاروائی مکمل کرلیں جب اعلان کریں گے) ۵۲۹

۶۵ میراث والی حدیث کے راوی خود ابوبکر۔اور جناب فاطمہؑ مرنے تک ابوبکر سے ناراض رہیں اور ایک بات نہیں کی اور قطع تعلق کرلیا۔
یہاں تک ابوبکر کو نہ مرنے کی اطلاع دی اور نہ دفن میں شرکت کی۔ ۵۳۵

۶۶ ابوسفیان نے بعد بیعت ابوبکر اعتراض کیا تو کسی نے جب اُن سے کہا کہ ابوبکر نے تمہارے بیٹے کو ولایت دی ہے (گورنری)۔تو انہوں نے کہا ہاں اس معاملے میں قرابت کیا خیال کیا۔ ۵۳۷

۶۷ ابوبکر کی تقریر بعد بیعت ''اے لوگو! مجھے حاکم بنایا گیا حالانکہ میں تمہارا بہترین فرد نہیں ہوں۔اگر میں نیکی کروں تو تم میری اعانت کرنا اور اگر برائی کروں تو تم مجھے سیدھا کرنا'' ۵۳۸

۶۸ رسولؐ اللہ کی وفات کے تین دن بعد آپ کی تجہیز ہوئی ۵۳۹

۶۹ حضرت علیؑ اپنے سینے سے لگائے ہوئے آنحضرتؐ کو غسل دیا۔ ۵۴۰

۷۰ رسولؐ اللہ کی نماز جنازہ میں کسی نے امامت نہیں کی ۵۴۱

۷۱ مالک بن نویرہ کا قتل اور اسکی زوجہ سے خالد بن ولید کا منہ کالا کرنا۔ اور ابوبکر کا اسکو معاف کرنا۔ باوجود عمر کے احتجاج کے۔ حصہ دوم ۹۶ تا ۹۷

۷۲ ابوبکر کی خواہش کے تین چیزیں ایسی ہیں کہ کاش میں نہ کرتا اور تین چیزیں ایسی ہیں جو میں نے چھوڑ دی مگر کاش اُن کو کرتا اور تیں چیزیں ایسی ہیں کاش میں رسولؐ اللہ سے اُن کے متعلق دریافت کرلیتا۔ وہ تین چیزیں جن کو میں چھوڑ دیتا تو اچھا ہوتا یہ ہیں:۔

کاش میں فاطمہ کا گھر نہ کھولتا اگرچہ وہ لوگ جنگ کے لئے اس کا دروازہ بند کرتے۔

کاش میں الفجاءۃ سلمی کو نہ جلاتا۔ بلکہ یا تو اسکو باندھ کر قتل کردیتا یا آزاد چھوڑ دیتا۔

کاش بنی سقیفہ کے روز میں اس امارت کو دو میں سے کسی ایک کے گلے ڈالدیتا۔

اور تین چیزیں کی تمنا اُس میں ایک یہ ہے:۔

کاش جب اشعث (ام فروہ بنت ابی قحافہ کا شوہر یعنی ابوبکر کا بہنوئی، یعنی جعدہ بنت اشعث زوجہ وقاتل امام حسنؑ کا اور محمد ابن اشعث قاتل مسلم بن عقیل، اور سردار لشکر عمر سعد کا باپ) میرے سامنے اسیر کر کے لایا گیا تھا میں اُسکی گردن مار دیتا کیونکہ بعد میں میں نے دیکھا کہ جو برا کام اس کو نظر آتا وہ اسکا معاون بن جاتا۔

اور تین باتیں آنحضرتؐ سے پوچھ لیتا وہ یہ ہیں:۔

کہ یہ امارت (خلافت) کس کو ملنی چاہئے تاکہ پھر نزاع کا موقع نہ رہتا۔

کہ انصار کا حکومت میں کتنا حصہ ہے۔

کہ بھتیجی اور پھوپی کی میراث کے متعلق دریافت کرتا (تعجب ہے رسولؐ اپنی میراث کی بات تو انکو بتلا دیا مگر مسلمانوں کے حقوق نہ بتلائے)

حصہ دوم ۲۵۴۔۲۵۵

۷۳ وقت وفات ابوبکر طلحہ نے ابوبکر سے کہا کہ ”آپ نے عمر کو خلیفہ مقرر کیا ہے حالانکہ آپ کی موجودگی میں لوگوں کو ان سے کیا کیا تکلیفیں پہنچتی رہی ہیں جب سب کچھ اُن کے ہاتھ میں ہوگا تو نہ جانے کیا کیفیت ہوگی۔ آپ خدا کے سامنے جارہے ہیں وہ آپ سے آپ کی رعایا کے حقوق کے متعلق بازپرس کرے گا“۔ ۲۵۷

۷۴ ابوبکر کی وفات کے بعد ان کی قبر پر عائشہ نے نوحہ کرنے والیوں کو بٹھایا ۲۴۸

۷۵ ابوبکر کا حلیہ ۲۴۹

۷۶ قیس بن سعد کا خط معاویہ کے نام سوم ۲۱۵

۷۷ محمد ابن ابی بکر کے قتل کے بعد عائشہ ہر نماز کے بعد معاویہ اور عمرو بن عاص کے لئے بد دعا کرتی تھیں ۳۸۵

۷۸ شوریٰ کے لئے عمر کا حکم کہ اگر کوئی اتفاق نہ کرے تو اسکا سر تلوار سے پاش پاش کر دینا۔ اگر تین تین میں تقسیم ہو جائیں تو عبداللہ ابن عمر ابن خطاب کو ثالث بناؤ اگر فریقین اسکے فیصلہ پر راضی نہ ہو تو جدھر عبدالرحمٰن بن عوف ہوں اسکی حمایت کرو اور باقی سب کو قتل کر دینا۔ حصہ سوم کا اول ۲۷۷

۷۹ وقت وفات عمر ابن خطاب لوگوں نے خلافت کے لئے انکے بیٹے کا نام لیا تو کہا تجھے خدا تجھے غارت کرے جو اپنی بیوی کو صحیح طلاق بھی دینے سے عاجز ہوا سکا نام لیتا ہے۔ ۲۷۳

۸۰ عمر نے وقت وفات کہا کہ میں نے عزم مصمم کر لیا تھا کہ غور و فکر کے بعد تمھارا حاکم ایسے قابل ترین فرد کو مقرر کروں جو تمھیں حق و صداقت کی طرف لے جائے۔ (آپ کا اشارہ حضرت علیؑ کی طرف تھا۔ طبری) مگر اس اثناء میں غشی طاری ہو گئی اور میں نے خواب میں دیکھا ایک شخص باغ میں پھل توڑ رہا ہے اور جمع کر رہا ہے۔ لہٰذا میں نہیں چاہتا ہوں میں مرنے کے بعد بھی اس کا متحمل رہوں۔ حصہ سوم کا اول ۲۷۴

۸۱ حضرت علیؑ کے شبہات شوریٰ کے بارے میں ''سعد ابن ابی وقاص عثمان بن عفان کا چچا زاد بھائی، عبدالرحمٰن بن عوف عثمان کے ہم قبیلہ اور رشتہ دار ہیں (سالی کے شوہر) ان میں کوئی اختلاف نہیں ہوگا اگر باقی دو طلحہ اور زبیر بھی میرے ساتھ رہیں تو ان سے مجھے کوئی فائدہ نہیں پہنچے گا۔ بلکہ مجھے صرف ایک ہی سے حمایت کرنے کی توقع ہے'' ۲۷۷

۸۲ عبدالرحمٰن بن عوف کا اقتدار اتنا تھا کہ عمر کے نماز جنازہ تک کو کسی کو پڑھانے نہیں دی انکی اجازت کے بغیر ۲۷۸

۸۳ حضرت علیؑ نے عبدالرحمٰن بن عوف سے یہ عہد لیا کہ وہ حق و صداقت کو ترجیح دیں گے اور نفسانی خواہش کی پیروی نہیں کریں گے اور کسی رشتہ دار کے ساتھ رعایت نہیں کریں گے اور قوم کے ساتھ خیر خواہی کرنے میں کوتاہی نہیں کریں گے ۲۷۹

۸۴ عبدالرحمٰن بن عوف کا حضرت علیؑ سے مخاطب ہو کر کہنا ''ہم آپ سے اللہ کا پختہ عہد و پیمان لے کر دریافت کرتے ہیں کہ تم کتاب اللہ، سنت نبوی، اور آپؐ کے بعد دونوں خلفاء کے طریقے پر چلو گے'' حضرت علیؑ فوراً ہاں نہیں کہا بلکہ یہ فرمایا ''مجھے توقع ہے کہ میں یہ کام کر سکوں گا مگر میں اپنے علم اور طاقت کے مطابق اس پر عمل کروں گا'' ۲۸۳

۸۵ پھر عبدالرحمٰن بن عوف نے عثمان بن عفان سے یہی سوال دہرایا انہوں نے بغیر کسی اضافے کہ ''ہاں'' اس پر عبدالرحمٰن بن عوف نے عثمان بن عفان کے ہاتھ پر بیعت کر لی ۲۸۴

۸۶ حضرت علیؑ نے فرمایا'' یہ پہلا دن نہیں جبکہ تم نے ہم پر غلبہ حاصل کیا۔ خدا کی قسم! تم نے صرف اس لئے عثمان کو خلیفہ مقرر کیا کہ معاملات تمہارے ہاتھ میں رہیں'' ۲۸۴

۸۷ مسور بن مخزمہ روایت کرتے ہیں کہ عبدالرحمٰن بن عوف نے حضرت علیؑ سے پوچھا' اے علی! کیا تم میرے سامنے کتاب اللہ اور سنت نبوی اور ابوبکر و عمر کے طریقے پر چلنے کا عہد کرتے ہو؟'' حضرت علیؑ نے کہا'' نہیں بلکہ میں اپنی طاقت اور استطاعت کے مطابق عمل کروں گا'' پھر عثمان بن عفان سے یہی سوال کیا انہوں نے کہا'' ہاں'' اس پر عبدالرحمٰن بن عوف نے عثمان کے ہاتھ پر بیعت کر لی ۲۹۲

۸۸ عثمان نے منیٰ میں نماز قصر کرنے کے بجائے پوری نماز ادا کی جب حضرت علیؑ نے پوچھا کہ تم سنت رسول اور سیرت شیخین کے خلاف کیسے عمل کر رہے ہو تو عثمان نے جواب دیا یہ میرا ذاتی اجتہاد ہے ۳۲۳

۸۹ مرنے سے قبل عمر ابن خطاب کو نبیذ پلائی گئی جو زخموں سے نکل گئی ۲۳۴

۹۰ عمر ابن خطاب نے امیر المومنین کا لقب خود اپنی پسند سے رکھا اور تراویح با جماعت کی ایجاد کی ۲۴۸

۹۱ عمرہ تمتع اور متعہ رسولؐ اللہ کے زمانے میں اور ابوبکر کے دور میں جائز تھا عمر ابن خطاب نے حرام کیا خود اُنکا اقرار ہے ۲۷۰

۹۲ جب لوگوں نے انکی (عمر ابن خطاب) سختیوں کی شکایت کی تو کہا'' خدا کی قسم! میں پیٹ بھر کھاتا ہوں اور سیراب ہو کر پیتا ہوں میں لوگوں کو دھمکاتا ہوں اور میں اپنی عزت کی حفاظت کرتا ہوں کبھی لوگوں کو ہاتھ سے ہٹاتا ہوں اور کبھی مارتا ہوں اور کبھی عصا بھی نکالتا اور اگر یہ بات نہ ہوتی تو میں معذور سمجھا جاتا''۔ ۲۷۱

۹۳ عمر بن خطاب نے کنیز کو اگر وہ حاملہ ہو جائے تو خو بخود بغیر مالک کے آزاد ہو جانے کا حکم دیا۔ اور اپنی غلطی کا اعتراف بھی کیا۔ ۲۷۱

۹۴ عثمان نے جمعہ کی نماز میں تیسری اذان کا اضافہ کیا۔ ۳۴۶

۹۵ سیف محمد وطلحہ کی روایت سے یہ بیان کرتے ہیں کہ جب عثمان خلیفہ ہوئے تو انہوں نے عمر ابن خطاب کے طریقے کے مطابق عمل نہیں کیا اور اُن لوگوں سے اُن کی ملاقاتیں ہوئیں جن لوگوں کی کوئی حیثیت نہ تھی اور نہ اسلام میں اُنھوں نے کوئی بڑا کارنامہ انجام دیا وہ (عثمان) انکی طرف متوجہ ہو گئے۔ اس طرح اسلام میں کمزوری پیدا ہوئی اور فتنہ وفساد کا سبب بنا۔ ۴۸۰

٩٦ جنگ جمل کے وقت ام المومنین جناب ام سلمہؓ نے حضرت علیؑ سے فرمایا ''یا امیر المومنین اگر اللہ وعزوجل کی نافرمانی نہ ہوتی اور مجھے یہ خطرہ نہ ہوتا کہ آپ تسلیم نہیں کریں گے تو میں بھی آپ کے ساتھ جنگ میں چلتی۔ یہ میرا بیٹا عمر جو میری جان سے زیادہ عزیز ہے یہ آپ کے ساتھ تمام جنگ میں حاضر رہے گا''۔ حصہ سوم کا دوم ٦٤

٩٧ جابر بن قدامہ نے عائشہ سے کہا'' آپ کو اللہ نے پردے میں رہنے اور اپنے احترام کو باقی رکھنے کا حکم دیا۔لیکن آپ نے اُس پردے کو توڑا اور اپنے احترام کو بھی ختم کیا۔ جو شخص آپ سے قتال کو جائز سمجھتا ہے وہ یقیناً آپ کے قتل کو بھی جائز سمجھتا ہوگا۔ اگر اپنی خوشی سے آئی ہیں تو واپس پلٹ جائیے''۔٨٨

٩٨ بنو سعد کے ایک جوان نے طلحہ اور زبیر سے کہا'' تم نے اپنی بیویوں کو بچالیا اور اپنی ماں کو میدان میں گھسیٹ لائے''۔٨٨

٩٩ جہینہ ایک جوان نے محمد بن طلحہ (طلحہ کا بیٹا) سے سوال کیا کہ عثمان کے قتل کے ذمہ دار کون ہیں۔ اس پر محمد بن طلحہ نے کہا ایک تہائی اُس پر ہے جو ہودوج پر بیٹھی ہے (عائشہ) اور ایک تہائی اس پر جو سرخ اونٹ پر بیٹھا ہے یعنی میرا باپ طلحہ اور ایک تہائی علی ابن ابی طالب پر ہے۔ اس کے جواب میں اُس نوجوان نے کہا پہلے دو کے بارے میں تم نے سچ بات کہی لیکن تیسرے شخص کے بارے میں تم نے غلطی کی ہے۔٨٩

١٠٠ حوأب کا واقعہ کتے بھونکنے کا جس پر عبداللہ ابن زبیر نے کہا کہ یہ حوأب کا چشمہ نہیں ہے۔ ٩٥

١٠١ زید بن صوحان نے عائشہ کے خط کے جواب میں خط لکھا اللہ نے تم کو گھر میں بیٹھنے کا حکم دیا تھا اور ہمیں جنگ کرنے کا لیکن آپ نے اس حکم کو توڑ ادیا جس کا حکم آپ کو دیا گیا تھا اور جو حکم آپ کے لئے تھا ہمیں دینا شروع کیا اور جو حکم ہمارے لئے تھا اس پر آپ نے عمل کرنا شروع کیا ۔١٠٧

١٠٢ عائشہ نے بعد قتل عثمان احنف کو بیعت علیؑ کا مشورہ دیا تھا اور طلحہ اور زبیر دونوں قبل قتل عثمان خلافت علیؑ پر راضی تھے۔ ١٤٣

١٠٣ حضرت علیؑ کی گفتگو طلحہ وزبیر سے اور حدیث رسولؐ کا یاد دلانا کہ زبیر تم ایک روز علیؑ سے جنگ کروگے اور تمھاری زیادتی ہوگی۔ ١٤٩

١٠٤ حضرت علی نیز بیر سے فرمایا تم مجھ سے قتل عثمان کا قصاص طلب کررہے ہو حالانکہ تم ہی نے اُنھیں قتل کیا تھا۔١٥٩

١٠٥ عبداللہ ابن زبیر نے اپنے آپ کو زخمیوں میں ڈال دیا تھا تاکہ لوگ اُنھیں مردہ سمجھ کر چھوڑ دیں ١٦٠

۱۰۶ طلحہ کا قاتل مروان بن الحکم ۱۶۰

۱۰۷ دو پہر کے وقت لشکر کی کمان عائشہ کر رہی تھیں ۱۶۶

۱۰۸ جمل میں مقتولین کی تعداد دس ہزار افراد تھے ۱۹۹

۱۰۹ عائشہ کہتی ہیں ''خدا کی قسم میرا اور علی کا شروع ہی سے اختلاف تھا'' ۲۰۶

۱۱۰ حضرت عمارؓ نے عائشہ سے کہا'' آپ سے پردہ نشینی کا عہد لیا گیا تھا۔آپ کا یہ سفر اُس عہد سے کتنا متضاد ہے'' اس پر عائشہ نے کہا خدا کی قسم میں یہ جانتی ہوں کہ تو خوب حق کہنے والا ہے۔ ۲۰۷

۱۱۱ جب حضرت عمارؓ شہید ہوئے تو عمرو بن عاص نے معاویہ کو رسولؐ اللہ کی وہ حدیث یاد دلائی کی عمار کو باغی لوگ قتل کریں گے۔معاویہ نے جواب دیا'' تیرا بڑھاپے کی وجہ سے دماغ خراب ہو گیا ہے یا تو تو ہمیشہ حدیثیں بیان کرتا رہتا ہے اور یا تمام دن اپنے پیشاب میں ڈوبا رہتا ہے۔ہم نے عمار کو قتل نہیں کیا عمار کو اُسنے قتل کیا جو انھیں میدان میں لے آیا'' ابو عبدالرحمٰن کہتے ہیں میں نہیں جانتا ان دونوں کی باتوں میں سے کون سی زیادہ تعجب خیز ہے۔ ۲۹۷

۱۱۲ جناب امیرؑ نے جب معاویہ کو مقابلہ کے لئے دعوت دی تو عمرو عاص نے کہا اب تو تیرا مقابلے کے بغیر کوئی چارہ نہیں۔اس پر معاویہ نے کہا شاید تو میرے بعد ان چیزوں (حکومت) کا خواہاں ہے ۲۹۷

۱۱۳ جناب امیرؑ پر قتل عثمان کے علاوہ ایک اور الزام تھا کہ معاذ اللہ وہ نماز نہیں پڑھتے ۲۹۹

۱۱۵ زید بن حصین الطائی جو بعد میں قاریوں کی ایک جماعت کے ساتھ خارجی بن گیا تھا بولا'' اے علیؑ جب تجھے کتاب اللہ کی دعوت دی جا رہی ہے تو اسے قبول کرو ورنہ ہم تجھے اور تیرے مخصوص ساتھیوں کو ان لوگوں کے ہاتھوں میں دیدیں گے، یا جو سلوک ہم نے عفان کے بیٹے (عثمان) کے ساتھ تھا وہی تیرے ساتھ کریں گے۔(ابن الاثیر میں ہے کہ جس طرح ہم نے عثمان بن عفان کو قتل کیا تھا اسی طرح تجھے بھی قتل کریں گے'' ۳۰۷

۱۱۶ جب معاویہ نے بیعت یزید کے لئے عبداللہ ابن عمر ابن خطاب کو بلایا اور بیعت کی تجویز پیش کی تو عبداللہ ابن عمر نے کہا کہ ''میں اس بات پر بیعت کروں گا کہ تمہارے بعد جس بات پر قوم اتفاق کرے میں بھی اس اتفاق میں داخل ہو جاؤں گا۔واللہ تمھارے بعد اگر کسی غلام حبشی پر بھی قوم کا اجماع ہو جائے تو میں بھی اس اجماع میں داخل ہو جاؤں گا''۔حصہ چہارم ۱۳۶

117 وقت موت معاویہ نے یہ وصیت یزید سے کی ’’ چار شخصوں کے سوا تجھ سے اس باب میں کوئی نزاع نہ کرے گا۔حسینؑ ابن علیؑ،عبداللہ ابن عمر ،عبداللہ ابن زبیر،اور عبدالرحمٰن بن ابی بکر۔عبداللہ ابن عمر جب دیکھیں گے بیعت کے سوا کوئی چارہ نہیں تو وہ بیعت کرلیں گے،حسین ابن علی وہ وضع دار آدمی ہیں مجھے امید ہے جن لوگوں نے ان کے باپ کو قتل کیا اور ان کے بھائی کا ساتھ چھوڑا خدا اُنہیں لوگوں کے ذریعہ تجھے حسینؑ سے نجات دے گا۔عبدالرحمٰن بن ابوبکر اسکو عورتوں اور لہولعب سے کام ہے جو اسکے اصحاب کرتے ہیں وہ کرتا ہے۔سب سے زیادہ خطرناک لومڑی کی مکاری کیطرح ہے وہ عبداللہ بن زبیر ہے‘‘ ۱۵۲۔۱۵۱

118 جس سال حسنؑ ابن علیؑ نے معاویہ سے صلح کی اس سال کو معاویہ نے عام الجماعہ کہا۔(سنتہ الجماعہ جو بعد میں سنت والجماعت ہوئی)۱۵۳

119 امام حسینؑ نے تین شرطیں ابن سعد کو بتلائیں۔ایک یہ کہ مجھے چھوڑ دو جہاں سے آیا ہوں وہاں چلا جاؤں گا۔یا مجھے یزید کے پاس لے چلو،یا مجھے سرحد کے طرف نکل جانے دو۔ ۲۱۵

120 عمر سعد کا شمر سے کہنا’’ واللہ حسینؑ گردن جھکانے والے شخص نہیں ہیں۔ان کے پہلو میں وہ دل ہے جو برداشت نہیں کرسکتا‘‘۔(عربی زبان میں **اَبِیُہ** بمعنی باپ کے ہیں اور **اَبِیَّۃً** انکار کرنے والا دل یا برداشت نہ کرنے والا دل)۔اصلی عبارت یہ تھی’’**وَاللہِ لاَ یَسْتَسْلِمُ حُسَیْنُ اِنَّ نَفْسَ اَبِیہِ لَبَیْنَ جَنْبَیْہِ**۔ ترجمہ خدا کی قسم حسینؑ کبھی نہیں مانیں گے کیونکہ ان کے پہلو میں اُن کے باپ کا دل ہے۔مگر تحریف کرنے والوں کے لئے اس میں تبدیلی کرنا بہت آسان تھا۔چنانچہ انہوں نے لکھا کہ عمر ابن سعد نے یہ کہا **وَاللہِ لاَ یَسْتَسْلِمُ حُسَیْنُ اِنَّ نَفْسَ اَبِیَّۃً لَبَیْنَ** ترجمہ خدا کی قسم حسینؑ کبھی نہیں مانیں گے کیونکہ ان کے پہلو میں اِنکار کرنے والا دل ہے۔ ۲۴۲

121 ’’لعن معاویہ‘‘ کے عنوان پر مامون الرشید کے زمانے میں ایک کتاب لکھی گئی تھی المعتضد نے اس کتاب کو برسرعام لانے کا حکم دیا کتاب میں رسولؐ اللہ کے احادیث ہیں جس میں آپؐ نے بنی اُمیہ کی مذمت اور ان پر لعنت کی ہے مثلاً کتاب میں شجرۂ ملعونہ،اور رسولؐ اللہ کا ارشاد کہ جب ابوسفیان ایک گدھے پر آرہا تھا معاویہ اُس گدھے کو کھینچ رہا تھا اور ابوسفیان کا بیٹا یزید اُس گدھے کو ہانک رہا تھا فرمایا سوار پر،کھینچنے والے،پر اور ہانکنے والے،پر لعنت۔آپؐ نے فرمایا’’ اس پہاڑی راستے سے میری اُمت میں سے ایک شخص نکلے گا جس کا حشر میرے دین کے خلاف ہوگا‘‘ یہ معاویہ نکلا۔منجملہ اُن کے اور ایک حدیث رسولؐ اللہ کی کہ فرمایا’’ جب تم لوگ معاویہ کو میرے منبر پر دیکھنا تو اُسے قتل کردینا‘‘ ۔جلد دہم حصہ دوم۔ ۲۵۴ تا ۲۶۵

122 عمر ابن خطاب نے شرائط حدیبیہ کو ناپسند کیا۔اور رسولؐ االلہ سے تکرار کیا ۳۳۵

۱۲۳ مروان بن حکم روایت کرتا ہے رسولؐ اللہ نے صحابہ سے کہا اُٹھو قربانی کرو اور سر منڈاؤ مگر کوئی شخص نہ اُٹھا۔ آپؐ نے تین دفعہ حکم دیا مگر پھر بھی کوئی نہ اُٹھا۔ آپؐ نے جناب ام سلمہؓ سے شکائت کی جس پر جناب ام سلمہؓ نے فرمایا آپؐ خود اپنی قربانی کریں اور سر منڈوالیں۔ آپؐ نے اسی مشورہ پر عمل کیا۔ ابن عباس کہتے ہیں کہ بعض نے سر منڈایا اور بعض نے صرف بال کٹوائے۔ اس پر رسولؐ اللہ نے سر منڈوانے والوں کے لئے دعاء رحمت کی۔ بال کاٹنے والوں کے لئے نہیں۔ جلد اول ۳۳۸

۱۲۴ جب لوگ شکوہ کئے کہ آپ صرف سر منڈوانے والوں کے لئے دعا فرمائی اور بال کٹوانے والوں کے لئے نہیں تو آپؐ فرمایا کہ اس لئے کہ جو لوگ سر منڈوائے ہیں میری بات میں شک نہیں کیا۔ جلد اول ۳۳۸

۱۲۵ بوبکر، نے عمر ابن خطاب کو اپنے دور خلافت میں قاضی بنا دیا تھا۔ ان دو سالوں میں ایک آدمی بھی عمر ان خطاب کے پاس اپنا مقدمہ نہیں لے آیا۔ جلد دوم ۲۵۱

۱۲۶ مغیرہ بن شعبہ کا زنا کرنیکا قصہ۔ عمر ابن خطاب نے صرف اس لئے حد نہیں جاری کی کہ صرف تین لوگوں نے گواہی دی تھی۔ اور کہا کہ ”اللہ نے تم کو (مغیرہ) کو بچالیا اگر گواہی مکمل ہوتی تو میں تمہیں سنگسار کر دیتا“۔ جلد سوم ۸۷۔۹۱

۱۲۷ جاریہ بن قدامہ صحابی رسولؐ حضرت علیؑ کے دور خلافت میں جب مدینہ پہنچے تو ابو ہریرہ مدینہ سے فرار اختیار کیا۔ چنانچہ جاریہ بن قدامہ نے کہا ” واللہ! اگر میں بلی والے (یعنی ابو ہریرہ) کو پالیتا تو میں ضرور قتل کرتا جلد سوم ص ۴۳۰

۱۲۸ جب عائشہ نے قتل عثمان کے قصاص کا مطالبہ کیا تو اُن کی ملاقات عبد ابن ام کلاب سے ہوئی اُس کے باپ کا نام ابو سلمہ تھا مگر اس کو اس کے ماں کے نام سے پکارتے تھے عائشہ ان کو دیکھ کر کہا چلو اچھا ہوا تم بھی آگئے عبد ابن سلمہ نے مدینہ کا حال بیان کیا اور کہا لوگوں نے عثمان کو قتل کر دیا اور آٹھ روز تک کوئی خلیفہ نہیں تھا، اہل مدینہ نے باہم جمع ہو کر مشورہ کیا اور آخر کار ایک بھلائی انھوں نے حاصل کر لی ان سب نے علیؑ ابن ابی طالب پر اتفاق کر لیا۔ یہ سنن تھا عائشہ نے کہا کاش زمین و آسمان باہم مل جاتے اور تیرے ساتھی کی خلافت قائم نہ ہوتی مجھے واپس لے مجھے واپس لے چلو میں واللہ عثمان کے خون کا بدلہ لوں گی۔ عبد بنام کلاب نے کہا اے ام المومنین آخر اس انحراف کی وجہ۔ آپ تو پہلے کہتی تھیں اس نعثل (عثمان) کو قتل کر دو یہ کافر ہو چکا ہے۔ اس پر عائشہ نے کہا ہاں میں پہلے قتل کے لئے کہا کرتی تھی۔ جلد سوم ص ۷۶

۱۲۹ عفیف الکندی کی روایت ہے کہ میں ایک مرتبہ زمانہ جاہلیت میں مکہ آیا اور عباس ابن عبد المطلب کے ہاں مہمان ہوا۔ میں کعبہ کی طرف دیکھ رہا تھا ایک جوان شخص وہاں آیا، اُس نے آسمان کو دیکھا پھر کعبہ کی سمت بڑھ کر اُس کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ فوراً ہی ایک لڑکا اُس کی داہنی سمت آکر کھڑا ہوا اس کے بعد ہی ایک عورت آکر دونوں کے پیچھے کھڑی ہو گئی۔ اس جوان نے رکوع کیا اس کے ساتھ لڑکے اور عورت نے بھی رکوع کیا۔ جوان نے سر اُٹھایا ان دونوں نے بھی سر اُٹھایا پھر وہ سجدے میں گیا وہ دونوں سجدے میں گئے۔ میں نے عباس سے کہا یہ تو کوئی اہم بات ہے۔ اُنہوں نے

کہا بیشک جانتے ہو یہ کون ہے میں نے کہا نہیں۔ انہوں نے کہا یہ محمدؐ بن عبداللہ بن عبدالمطلب میرا بھتیجا ہے۔ جانتے ہو اس کے ساتھ کون ہے؟ میں ے کہا نہیں جانتا۔ انہوں نے کہا یہ علیؑ ابن ابی طالب بن عبدالمطلب میرا بھتیجا ہے اور اس عورت کو جانتے ہو جو دونوں کے پیچھے کھڑی ہے؟ میں نے کہا نہیں۔ انہوں نے کہا یہ خدیجہؑ بنت خویلد میرے بھتیجے کی بیوی ہے اور اُس نے مجھ سے کہا کہ تمہارا رب وہ ہے جو آسمان کا رب ہے اور اس بات کو جو تم دیکھ رہے ہو ان کو اسی نے حکم دیا ہے اور خدا کی قسم میں نہیں جانتا کہ تمام روئے زمین پر اس مسلک پر ان تینوں کے علاوہ اور بھی کوئی ہے اس کے راوی عفیف نے کہا کہ میرے دل میں اسلام راسخ ہوا اور میں نے دعا کی کہ کاش میں چوتھا ہوتا ان میں شامل ہوتا۔
حصہ اول ص ۸۲

۱۳۰ عباد بن عبداللہ سے روایت ہے کہ میں نے خود علیؑ کو بیان کرتے سُنا۔ میں اللہ کا بندہ ہوں، اُس کے رسول کا بھائی ہوں اور صدیق الاکبر ہوں میرے بعد جو اس قسم کا ادعا کرے گا وہ جھوٹا اور مفتری ہوگا۔ میں نے دوسرے لوگوں سے سات سال قبل رسولؐ اللہ کے پیچھے نماز پڑھی ہے۔ حصہ اول ص ۸۲